تقلید ائمہ کا قرآن و حدیث سے ثبوت

تقلید ائمہ

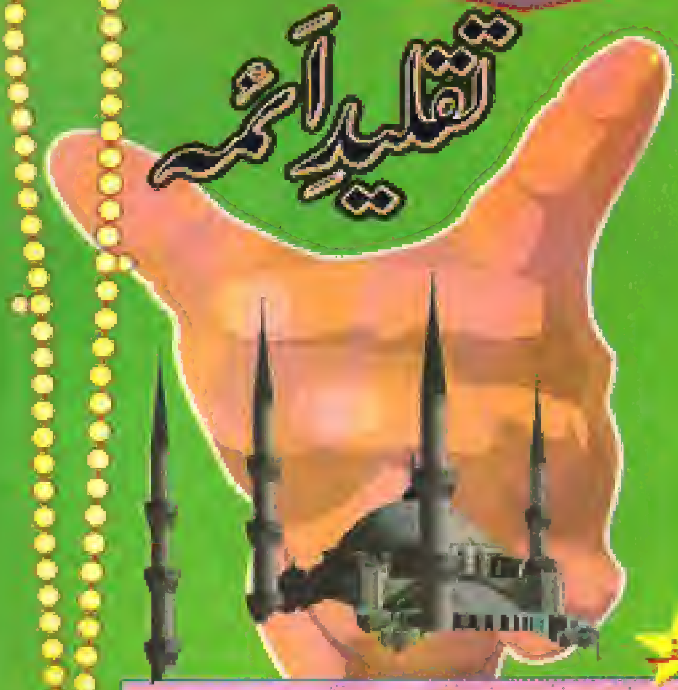

مصنف

مفتی عبد الوہاب صاحب قادری

باہتمام

مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی

ناشر

انجمن انوار القادریہ
فون 4934007-2435088

تاثراتِ حمیدہ

از مفتی اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی سیّد محمد اکبر الحق رضوی مدظلہ العالی

مبسلاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس دورِ پر فتن میں کہ باشمار فسادی اس کائنات ارضی کو عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ سے بھر رہے ہیں اور اپنی بالادستی کیلئے سر اُٹھانے کی ناکام اور مذموم کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ ان میں ایک فتنہ انکارِ تقلید کا بھی ہے جس نے فکرِ اسلاف کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کے بر خلاف اپنی راہ نکالی ہے۔

یہ امر قابلِ تحسین اور تبریک ہے کہ سرمایۂ ملتِ اسلامیہ حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب دام فیوضہ نے فتنۂ انکار تقلید کی سرکوبی کی خاطر رسالہ تحریر فرمایا رسالہ" تقلید آئمہ میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے استشہاد پیش کرکے دلائل قائم فرمائے ہیں جو منکرین تقلید کیلئے بہتر دعوتِ حق ہے اور قائلین کیلئے تحفۂ لاجواب ہے علاوہ ازیں ان مسلّم علماء و اولیاء اور دانشوران اُمتِ مسلمہ کا ذکر بھی فرمایا ہے جن کا مرتبہ اور مقام اُمت میں تسلیم شدہ ہے جس سے بفضلہٖ تعالیٰ قائلین کے اعتقاد کو جِلا ملے گی اور منکرین کو یقیناً یہ فکر ملے گی کہ جب ایسی بلند رُتبہ ہستیاں تقلید کو اپنے گلے کا ہار اور زیور جانتی ہیں تو ہم کس گنتی میں ہیں کہ پھر انکار کریں بہر صورت کتاب لاجواب ہے۔

دعا گو اور دعا جو

فقیر سیّد محمد اکبر الحق رضوی

۱۲/جمادی الثانی۔ ۲۳/ستمبر ۹۹

مقدمہ

از مولانا عبدالوہاب قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! اے عزیز آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے، پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے۔ پس اکثر گمراہ یونہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں اس آیت پر تو ایمان لائے کہ ﴿ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ یعنی ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اس آیت کے منکر ہو بیٹھے کہ ﴿ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ یعنی اللہ تمہارا بھی خالق ہے اور تمہارے اعمال کا بھی۔ اور جبریہ کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں، اس آیت پر ایمان لائے ﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ یعنی تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے ﴿ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴾ یعنی یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں۔ اور خارجی کہ مرتکب گناہِ کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ اس آیت پر ایمان لائے ہیں ﴿ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴾ کہ بیشک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ یعنی بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور مرجیہ جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا اس آیت پر ایمان لائے ﴿ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ کہ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے ﴿ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ﴾ یعنی جو کوئی برا کام کرے گا اسے (اس کئے کا) بدلہ دیا جائے گا۔ (وامثال ذالك كثير)۔ اسی طرح وہابیہ غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں اس آیت پر تو ایمان لائے ہیں ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ جس نے رسول کا حکم مانا، بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے ﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے

اس اُمید پر کہ وہ خلاف حکم کام کرنے سے بچیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف اور مہمل و آزاد کسی کو نہ رکھا تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا۔ لہٰذا جان لو کہ اللہ عزوجل کیلئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں۔ کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے اور ان سب یا اکثر کیلئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی کے لوگ جانتے ہیں۔ ﴿ وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ یعنی اور ان کو سمجھ نہیں مگر عالموں کو تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ پس علمائے اُمت تقلید آئمہ فرض بتائیں یہ غیر مقلدین تقلید کو حرام اور شرک ٹھہرائیں۔ انہیں یہ تو تسلیم ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ آئمہ مجتہدین کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ پس بنیادی نزاع تو تقلید میں ہے مگر یہ لوگ اس پر کلام نہیں کرتے اور فروعی مسائل کی بحث کو چھیڑتے ہیں۔

مقامِ غور ہے

غیر مقلد (نام نہاد اہل حدیث) ایک (رفع یدین) کو مانتا ہے، دوسری (ممانعت رفع یدین کی احادیث) کا انکار کرتا ہے۔ اس کی شقاوت و بے ایمانی کیلئے یہی کافی ہے جبکہ اہل سنت بحمدہٖ سب کو مانتا ہے اور حق جانتا ہے۔ اس کے صدق و ایمان کی یہ دلیل کافی ہے احادیث دونوں طرف صحابہ سے ثابت ہے اور صحابہ کی عدالت وشانِ جلالت ہم اہلسنّت کے نزدیک مسلم۔ ہمارا ایمان ہے کہ اُمت میں سب سے افضل صحابہ کرام ہیں۔ کوئی ولی کیسے ہی بڑے مرتبہ کا ہو ان کی گردِ راہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ مگر غیر مقلد (اہلحدیث) اس کو تسلیم نہیں کرتا اگر اس کے نزدیک صحابہ کرام کی عظمت ہوتی تو ان کے اقوال کو نہ جھٹلاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیر مقلد (اہل حدیث) صحابہ کرام کو نہیں مانتا یا اگر مانتا ہے تو ان کی عظمت و عدالت کا منکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح سرائی فرمائے اُن کی عدالت و تقویٰ کا ذکر قرآن حکیم میں مذکور فرمائے۔ مثلاً ﴿ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴾ اور پرہیزگاری کا کلمہ (اللہ نے) اُن پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ لائق اور اسکے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ یعنی اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔ تیسری جگہ ارشاد فرماتا ہے ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾ یہی سچے مسلمان ہیں۔ ان کیلئے درجے ہیں اُن کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اسی طرح اگر غور کیجئے تو قرآن کریم میں بہت سی آیات ان کی شانِ رفیع میں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیلئے ایک کافی اور بے ایمان متکبر کو متعدد و متکاثر ناکافی۔

رہا سوال (حدیث کے) صحیح اور ضعیف کا تو (یہ اہل حدیث بتائیں) کون سی حدیث میں اصطلاح موجود ہے؟ صرف اِن (اہل حدیثوں) کی عقل کا فتور ہے کہ جس حدیث کو اپنے خلاف پایا اگرچہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث ہو جھٹ اس پر ضعیف کا حکم جڑ دیا۔ اور بعض بے ایمان تو موضوع کہتے نہیں ڈرتے۔

نیز (نام نہاد اہل حدیث) جس حدیث کو ضعیف بتائیں اور اس پر کوئی سند لائیں تو یہ بھی تقلید ہی ہوئی جس کو یہ شرک بتائیں اور حرام کا حکم لگائیں تو اپنے اسی حکم سے خود آپ ہی مشرک اور حرام کے مرتکب ثابت ہوئے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ رب العٰلمین ہمارا مقلد ہونا حق وصواب ان ہی کی سند سے ہو جاتا ہے اور ان (اہل حدیثوں) کے مذہب کا بطلان بھی خود ان ہی کی سند سے ظاہر۔ پس مسئلہ رفع یدین سے ان کا مقصود مسلمان کو فریب دینا اور گمراہ کرنا ہے اور اس کے خلاف پر جو احادیث ہیں ان کو سامنے کیوں نہیں لاتے۔

چیلنج

وہ مفلس بے چارے۔ غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) سارے کے سارے ان کو چیلنج ہے کہ نماز جو اہم فرائضِ دین اور ارکانِ اسلام سے ہے۔ صرف ایک نماز ہی ایسی پڑھ کر دکھائیں جو آئمہ دین کی تقلید سے آزاد ہو۔ وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمّد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

مولانا عبد الوہاب القادری الرضوی غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

آہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن سچے مسلمان کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا یہودی نصرانی ہوں یا مجوسی ان کی بابت ایک لفظ زبان پر نہیں آتا بلکہ ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بس ایک غریب ولاچار جو اپنے کو اہلسنّت و جماعت کہتا ہے۔ اکنافِ عالم میں بریلوی کہلاتا ہے ساری بد عتی نو ساختہ جماعتیں اس کی دشمنی پر کمربستہ ہیں طرح طرح کے بہتان گوناگوں طوفان اُٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے کافر و مشرک ہونے کی مذموم صدائیں بلند کرتے ہیں جرائد و رسائل میں ان ہی اہلسنّت پر گولہ باری کرتے اور بم برساتے ہیں۔ جن میں نجدی عقائد والے اگرچہ وہ دیوبندی ہوں یا تبلیغی، مودودی جماعت ہو یا نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے وہ تو اکابر علماء دین و اولیائے کاملین وغیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یک لخت بر بنائے تقلید مشرک کہتا ہے اور شرک جو کفر سے بدرجہا بدتر ہے۔ ہر کافر، کافر تو ہے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک، مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد اہلحدیث تقلید کو شرک یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ مومنین کے سوا، اکابرِ مذہب و علمائے دین وملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی "بنیاد" دین میں فقہ اور تقلید کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ اس کو کفر و شرک کہتا ہے اور عامل بالحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آیئے ملاحظہ فرمایئے اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (پ ۱۱۔ سورۃ التوبہ: ۱۲۲)

مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا یعنی (ایک جماعت نکلے) کہ دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ

- دین میں فقہ سیکھنا فرضِ کفایہ ہے کیونکہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔
- حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلے اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائیں۔
- فقہاء اپنی قوم کو ڈر سنائیں یعنی احکامِ الٰہی بتائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بچیں۔
- یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فقہاء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔
- اس آیت کریمہ میں "قومھم" فرمایا یعنی سب قومیں اپنے اپنے فقہاء کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور ان کے احکام کو جی و جان سے مان لیں۔

الحمد للہ رب العلمین کہ ربّ العالمین کے اسی ایک ارشاد نے فقہاء کا فقہ سیکھنا اور قوم کو ان فقہاء کی تقلید کرنا فرض بتایا۔ غیر مقلد دونوں کا منکر ہے۔

نیز ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ ۵۔ سورۃ النساء: ۵۹)

یعنی اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطانِ اسلام اس کا وہی حکم مانا جائے گا جو مطابق شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کیلئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالمِ دین ہو یا علماءِ دینِ متین کا تابعِ فرمان ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سلطانِ اسلام آئمہ دین کا محکوم ہے اور آئمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تقلید کے سوا چارہ نہیں۔

اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:۔

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا (پ۵۔ سورۃ النساء: ۵۹)

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہی نہ کہ علماء دین و آئمہ مجتہدین کے حضور رجوع کریں۔ اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسا وہ حکم فرمائیں اس کو جی و جان سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تقلید کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس لئے ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:۔

وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعۡقِلُهَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ (پ۲۰۔ سورۃ العنکبوت: ۴۳)

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھ علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے آئمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن تھام لیا۔ اور ان کی تقلید سے احکام دین کو جان لیا۔ ثابت ہوا کہ تقلیدِ آئمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ ربّ العالمین مومن سے فرمائے کہ تقلید کو اپنے اوپر لازم ٹھہرالو۔ غیر مقلد کہے کہ تقلید کرنا شرک ہے۔ ایسوں کیلئے ارشاد ہوا:۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَی الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ یَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا (پ۵۔ سورۃ النساء: ۶۰)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ (حاکم) بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بہکادے۔

غیر مقلدین ان آئمہ مجتہدین کے تو منکر اور مخالف ہیں جن کو اولیائے کاملین اور اکابر علمائے دین متین اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں اور جو قرآن کریم کے خلاف بغاوت کرے اور مومنین صالحین بلکہ اولیائے کاملین بلکہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں گستاخی اور اہانت کرے ان کو اپنا مقتدا اور امام اور دین کا نشان سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے لکھا ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اسمٰعیل دہلوی انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو (معاذ اللہ) چمار جو بدترین کافر و مشرک ہے اس سے بھی زیادہ ذلیل بتارہا ہے۔ حالانکہ اللہ ربّ العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۸۔سورۃ المنافقون: ۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

اس امر میں جس کو تفصیل درکار ہو وہ کتابِ مستطاب ”عظمتِ قرآن“ کی جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلّم مقتدا مولوی اسمٰعیل قتیل کی اس بغاوت قرآن کریم کے نظائر موجود ہیں۔

ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:۔

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پ۱۴۔سورۃ النحل: ۴۳)

تو اے لوگو! علماء (علم والوں) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

غیر مقلدین ہر ایرا غیرا بدھو خیرا اگرچہ انگوٹھا ٹیک ہی کیوں نہ ہو کہتا ہے کہ ہم تو اماموں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس گنتی وشمار میں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے اہلحدیث ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بلکہ وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے اگر دین اسلام کی قدر ہوتی ہرگز انکار نہ کرتا۔ کیا نہ دیکھا ربّ العالمین فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (پ۲۶۔سورۂ محمد: ۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

ملاحظہ فرمایئے کہ آیت کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعوا اللہ کافی ہے پھر ”واو“ حرف عطف و کے ساتھ واطیعوا الرسول فرمانے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے جو اللہ ربّ العالمین کا ارشاد ہوگا پس وہ اطیعوا اللہ میں داخل ہے مگر یہاں واطیعوا الرسول فرما کر واضح فرمادیا گیا ہے کہ یہ رسول ماذون و مختار ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ۵۔سورۃ النساء: ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم کا حکم ماننا بھی ضروری ہوا چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ۵۔ سورۃ النساء: ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین (ابوداؤد شریف)

تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی۔

پس خلفائے راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور پھر اسی پر بس نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا:۔

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم (مشکوٰۃ شریف)

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی (تقلید) کروگے ہدایت پاؤ گے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جس کی پیروی اقتدا اور تقلید کروگے یعنی ان میں سے جس کی راہ چلوگے ہدایت پاؤ گے اگر صحابہ کرام صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ پکڑتے اور حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی سنت و اقتدا اور پیروی ہوتی تو علیکم بسنتی ہی فرمایا جاتا پھر سنة الخلفاء راشدین اور اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

ثابت ہوا کہ غیر مقلد (نام نہاد اہلحدیث) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے اور مومنین کی راہ سے جدا راہ پر ہے۔

چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (پ۵۔ سورۃ النساء: ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

ملاحظہ کیجئے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مالکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اقتدیم اهتدیتم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ سنا دیا کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں ممتاز گروہ علمائے کرام کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ۲۲۔ سورۃ فاطر: ۲۸)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔

اللہ عزوجل علماء کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین نہیں وہ سب آئمہ مجتہدین کے مقلد ہیں اور اُمتِ مسلمہ میں علماء بے حد و بے شمار جن میں چند بطور اجمال مذکور ملاحظہ کیجئے:۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب و حضرت شاہ عبد العزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایونی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری و حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوچھوی و حضرت مولانا امانت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سیّد دیدار علی صاحب الوری و حضرت مولانا برہان الحق صاحب جبل پوری و حضرت مولانا شاہ اولاد رسول صاحب مارہروی و حضرت مولانا جماعت علی شاہ صاحب علی پوری و حضرت مولانا جمال الدین فرنگی محلی و حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کانپوری و حضرت مولانا خیر الدین صاحب دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کشفی بدایونی و حضرت مولانا سخاوت حسین صاحب سہوانی و حضرت مولانا سراج الحق صاحب بدایونی و حضرت مولانا شمس الدین صاحب جونپوری و حضرت مولانا عبد اللہ صاحب بلگرامی و حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی و حضرت مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی و حضرت مولانا تاج الفحول عبد القادر صاحب بدایونی و حضرت مولانا عبد العلی صاحب بحر العلوم لکھنوی و حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل رامپوری و حضرت مولانا عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی و حضرت مولانا غلام جان صاحب ہزاروی و حضرت مولانا قطب الدین صاحب برہم چاری و حضرت مولانا خلیل درس صاحب چتر ویدی و حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی و حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہرامی و حضرت مولانا قمر الدین صاحب مونگیری و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مہر علی صاحب گولڑوی و حضرت مولانا نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری و حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا نقی علی خان صاحب بریلوی و حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد و حضرت امام ابن السمعانی و حضرت امام اجل امام الحرمین امام محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت امام برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن الہمام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبد الوہاب شعرانی و امام شیخ الاسلام زکریا انصاری و حضرت امام ابن حجر مکی و حضرت امام علامہ ابن کمال شاہ صاحب ایضاح و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبد اللہ تمر تاشی صاحب تنویر الابصار و امام علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر

وحضرت امام عمر بن نجیم مصری صاحب نہر و حضرت امام سیّد احمد حموی صاحب غمز و حضرت امام محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزائن و حضرت امام عبد الباقی زرقانی شارح مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری طحطاوی و حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ و صاحب سراجیہ صاحب جواہر و صاحب مصفی و صاحب ادب المقال و صاحب تتار خانیہ و صاحب مجمع و صاحب کشف وغیر ہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ فرمایئے کہ مقلدین میں بے شمار اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و مسطور ہیں مثلاً

امام العارفین ابراہیم بن ادہم و حضرت معروف کرخی و حضرت بایزید بسطامی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت داؤد طائی و حضرت جنید بغدادی و حضرت عبد اللہ بن المبارک و حضرت خواجہ فرید الدین و حضرت خواجہ صابر کلیری و حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء و حضرت مخدوم سیّد اشرف سمنانی و حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی و حضرت غوث الاعظم شاہ عبد القادر جیلانی و حضرت ابو سعید مخزومی و حضرت ابی الحسن علی ہکاری و حضرت الفرح طرطوسی و حضرت عبد الواحد تمیمی و حضرت ابو بکر شبلی و حضرت جنید بغدادی و حضرت سری سقطی و حضرت عبد الرزاق جیلانی و حضرت ابراہیم ایرجی و حضرت سیّد شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی حضرت شاہ آل محمد صاحب و حضرت سیّد شاہ حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت شاہ آل رسول و حضرت سیّد شاہ ابو الحسین احمد نوری وغیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اب ایمان و دیانت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اساطین دین اولیائے کاملین علماء و صالحین کی راہ سبیل المومنین ہے یا ان سب کو بربنائے تقلید مشرک کہنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و ہدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ یہی غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں جب اللہ واحدِ قہار کے حضور نماز میں کھڑے ہوں تو دست بستہ عرض کریں کہ اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انبیاء مرسلین پر اور صحابہ کرام و تابعین پر اور امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ پر اور امام مالک پر اور امام شافعی پر اور امام حنبل پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور علماء اعلام جن میں صدیقین شہداء و صالحین ہیں غیر مقلد ان سب سے جدا بہ موجب ارشاد الٰہی یتبع غیر سبیل المومنین مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلنے والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز و روزہ وغیرہ عبادات مسلمانوں کیلئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ و صوم پر لب کشائی کا حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز وغیرہ عبادات کی بات کریں۔

طرفہ یہ کہ جب اپنے دین نوساختہ کے مطابق نماز میں اللہ جبار وقہار کے حضور کھڑے ہوں تو تقلید آئمہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بننے کی دعا کریں اور عرض کریں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمیں ان کے راستہ پر چلا، یا ان کا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبیاء صدیقین و شہداء اور صالحین ہیں اور ان میں بعد از انبیاء و صحابہ کرام سر فہرست مجتہدین ہیں تو اللہ جلیل وجبار کے حضور میں ان کی تقلید وپیروی کی بھیک مانگیں اور پھر عرض کریں غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ان لوگوں کی راہ سے بچا جو مومنین کی راہ سے جدا چلنے والے مغضوب وضالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والے یہی نام نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے حضور پناہ مانگ رہے ہیں۔ پھر جب اللہ واحد قہار کے دربار سے باہر آئیں تو ان انعام والوں کے منکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس کی تقلید کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو شرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تقلید وپیروی کرنے والوں کو مشرک ٹھہرائیں۔ نام نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین کے ایمان ودیانت کی یہ جیتی جاگتی تصویر ہے جو ان کے منافق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بچائے اور ان کے شر عظیم سے محفوظ رکھے۔ اور جن پر تیرا انعام ہے ان کی محبت و رفاقت عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں اولیاء وعلماء خواہ وہ حنفی ہوں یا مالکی اور شافعی ہوں یا حنبلی ان ہی کی معیت میں ثابت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اُٹھائے۔ ہمارے نزدیک آئمہ مجتہدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو مانتے اور ادب واحترام کرتے ہیں۔ اگرچہ مقلد ایک ہی امام (ابو حنیفہ) کے ہیں جس طرح ہمارا ایمان تمام انبیاء مرسلین پر ہے کہ سب کو اللہ کا نبی مانتے ہیں مگر اطاعت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری سے اگر انبیاء کرام کا انکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک امام کی تقلید سے دوسرے ائمہ کا انکار لازم نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سیدھا راستہ تمام مسلمانوں کو نصیب فرما اور اس پر استقامت عطا فرما اور اس کے خلاف ہر گمراہی سے بچا۔

آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم